10-8-2020

Name - Adil Rashid

Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE.
HAJIPUR

موضوع - خطوط غالب کی اہمیت

Topic - Importance of letters written by Mirza Ghalib

BA (H) - PART II

Scanned with CamScanner

خطوط غالب کی اہمیت

غالب جتنے بڑے شاعر ہیں اتنے ہی بڑے نثر نگار بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے خطوط میں یہ ثابت کیا کہ کسی زبان کی سادہ نگارش کا ایک انداز ایسا بھی ہو سکتا ہے جس پر تمام رنگینیت قربان کیا جا سکتا ہے۔

خطوط غالب کے نقش آج بھی لوگوں کے دلوں پر موجود ہیں۔ وقت کے ساتھ ان کی معنویت اور حسن میں اضافہ ہوا ہے۔ آج اس کی مقبولیت آج بھی روز افزوں ہے۔

غالب کے خطوط کی جدت نگاری واضح ہے۔ مکتوب نگار نے پرانے اور گھسے پٹے انداز کو خیر آباد کہہ کر بالکل نئے اسٹائل کو جنم دیا۔ روش عام سے ہٹ کر اپنی ایک خاص روش تیار کی جو کہ غالب کی شاعری کا بھی خاصہ ہے۔

جدت پسندی۔ خطوط غالب کا سب سے بڑا کارنامہ اس کی

جدت پسند تھے۔ خط لکھنے کے مروج طریقہ کو انہوں نے سرے سے رد کر دیا۔ ملاحظہ فرمائیں

دو گھڑی پاس بیٹھیں، آنکھوں سے خطوط کی تحریر کو دیکھیں طرز تھی۔ ہائے کیا اچھا شعر ہے! جب تک لوگ نہ لکھو وہ خط ہی نہیں ہے، چاہ بے آب ہے، ابر بے باران ہے، نخل بے میوہ ہے، خانہ بے چراغ ہے، چراغ بے نور ہے۔ ہم جانتے ہیں تم زندہ ہو، تم جانتے ہو ہم زندہ ہیں۔ امر ضروری لکھ لیا، زوائد کو دوسرے وقت پر موقوف رکھا۔ مکتوب بنام میر مہدی مجروح

مدح میں عبارت آرائی کا رواج تھا۔ آداب و قصیدوں کی سی مدح سرائی وغیرہ کو غالب نے موقوف کر دیا۔ ان کی جگہ مختصر ~~الفاظ~~ الفاظ استعمال کیے۔ فرمائے ہیں۔

وہ میر ~~انداز~~ طریقہ ہے کہ مکتوب الیہ کو آواز دیتا ہوں اور کام کی بات شروع کر دیتا ہوں۔

مثلاً مختصر القاب کی مثال دیکھیے

بھائی، مہاراج، صاحب، برخوردار، میری جان، بندہ پرور،

قبلہ و کعبہ، بھائی صاحب وغیرہ

بھی ہے۔ دلچسپ طرزِ تخاطب دیکھیے مثلاً جاناں! بھائی شاداں

خط کے خاتمے پر لکھے جانے والے آپ کا نیاز مند یا آپ کا

مخلص وغیرہ کو بھی غالب نے خیر آباد کہہ دیا ہے۔ عام طور پر

آخر میں وہ صرف اپنا نام لکھ دیتے ہیں۔ کہیں کہیں تو نام بھی

نہیں لکھتے۔ ایک جگہ تو انہوں نے لکھ دیا کہ "لو ہم اپنا نام

نہیں لکھتے۔ دیکھتے ہیں تم ہمیں پہچان جاتے ہو یا نہیں"

بھلا کون ہو گا جو غالب کو ان کے طرزِ تحریر سے نہ پہچان جائے۔

اس طرح بعض خطوط کو بنا القاب کے شروع کر دیتے ہیں۔

پہلے دعا سلام، خط کے آخر میں لکھنے کا رواج تھا۔ غالب

Scanned with CamScanner

نے خطوں کے آخر میں سلام لکھنے کے دستور کو سرے سے رد کر دیا۔

کسی کو دعا سلام لکھنا ہو اگر وہ کبھی بالکل شروع میں لکھتے ہیں،
کبھی بالکل آخر میں اور کبھی درمیان میں — وہ بھی اس طرح
کہ کوئی نئی بات پیدا ہو جائے۔

اسی طرح خط میں تاریخ کی بھی جگہ مقرر ہے کہ شروع میں لکھو
تو بالکل اوپر کنارے پر ورنہ بالکل نیچے۔ غالب ایسا
کبھی کرتے ہیں اور کبھی خط کی عبارت میں جہاں جی چاہا شروع،
درمیان، آخر یا تاریخ لکھ دی۔ گویا ان کا مزاج بالکل
الگ اور دنیا سے نرالا تھا۔ لکھتے ہیں

وہ کہانی میں اپنے مزاج سے لاچار ہوں" ۔

اس زمانے میں خطوں میں عبارت آرائی، بے جا القاب، حد
سے زیادہ تصنع اور بناوٹ کا بہت زیادہ رواج تھا۔

خطوط غالب میں ان عیبوں کا خاتمہ ہوا اور بول چال کی عام
زبان میں خط لکھنے کا رواج عام ہوا ۔ اس سے اردو نثر
میں بھی روانی آگئی اور بول چال کی عام زبان سے کام لیا جانے لگا ۔
یہ خطوط غالب کی اردو نثر کو نئی شہرت دیتا ہے ۔
غالب نے اپنے خطوں میں بول چال کی عام زبان استعمال کیا ہے ۔
یہ اس دور کی مصنوعی زبان کا ردعمل تھا ۔ اس زمانے میں
عموماً فارسی میں مکتوب لکھا جاتا تھا اور اردو میں بھی خطوط
لکھے جانے لگے تھے ۔ فارسی کی طرح ان میں بھی لفظوں کی ریل پیل،
مبالغہ اور تصنع موجود ہے ۔ غالب نے اس کے برعکس بول چال
یا بات چیت کا انداز اختیار کیا ۔ کئی جگہ اس کا اظہار
انہوں نے خود کیا ہے کہ یہ خط و کتابت نہیں، بے تکلف بات چیت
ہے ۔ لکھتے ہیں :
"میں نے وہ انداز تحریر ایجاد کیا ہے کہ مراسلے کو مکالمہ
بنا دیا ہے ۔۔۔"

شوخی و ظرافت بھی غالب کے خطوط کا خاصہ ہے ۔ انہوں نے مولانا حالی کو
حیوانِ ظریف کہا ہے ۔ ان کی پُرلطف باتیں ان کے چٹکلے ایک خاص رنگ
پیدا کرتے ہیں ۔

غالب کے خطوط کو ان کی سوانح عمری بھی کہا جا سکتا ہے ۔ ان خطوں میں
ان کی زندگی، ان کے خاندان و آبا و اجداد کی ساری تفصیل موجود ہے ۔
گفتنی ہو یا ناگفتنی ان کی زندگی کا کوئی واقعہ ایسا نہیں جو ان کے
خطوط میں موجود نہ ہوں ۔ ان کے سارے رنج و خوشیاں، کامرانیاں،
ناکامیاں، حسرتیں، ان سب کا ذکر موجود ہے ۔ غرض خطوطِ
غالب ان کی زندگی کی مکمل کتاب ہے ۔